نمبر ۴۸ | قادیان دارالامان ۲۱ دسمبر مطابق ۷ ذالحجہ ۱۳۲۵ ہجری | جلد ۱۱

ترجمۃ القرآن

قرآن شریف کے مطالب اور معانی کو آسانی طور پر سمجھانے کے لیئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے۔ کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہو جاوے۔ متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائینس دان بھی مزہ اٹھائیں۔ ترجمہ اور نوٹ ن میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک چار پارے شروع ہو چکے ہیں۔ قیمت ہر چہار - للعہ - چار روپے

تفسیر سورۃ بقر مکمل (۱/۳ تین روپے چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اوّل

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل انبیاء مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات پر مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کر کے چھاپے گئے ہیں۔ یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسایل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک سیرۃ کے آئینے ہیں۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ کوئی ان کو پڑھے اور گرویدہ نہ ہو جاوے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اور موتیوں کے تولنے میں بھی سستا ہے۔ بایں قیمت صرف ۸ فی جلد دوسری جلد میں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے۔ اور الحمد للہ کہ میرے پاس وہ سامان جمع ہے۔

پتہ

تمام درخواستیں یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے نام آنی چاہییں

مطبع انوار احمدیہ مشین پریس میں مالک و ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے چھپکر شایع ہوا

ارتداد کا فتنہ
انجمن خادم المسلمین دہلی

گذشتہ تین مہینے کے عرصہ میں اشاعت اسلام کے لیئے دہلی میں عملی کوشش کی بنیاد پڑی ہے۔ اور مسلمانان دہلی نے کثرت رائے سے انجمن خادم المسلمین قایم کردی ہے۔ اس انجمن کے اراکین اصحاب ذیل قرار پائے ہیں۔

۱۔ خان بہادر مولوی عبد الخالق صاحب مجسٹریٹ درجہ اول دہلی پریسیڈنٹ

۲۔ حکیم حاجی امجد علی صاحب رئیس کشن گنج دہلی وائس پریسیڈنٹ۔

۳۔ شیخ عطاء اللہ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی ایڈیٹر دہلی سکرٹری۔

۴۔ سید مظفر علی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت خواجہ باقی اللہ صاحب

۵۔ خاکسار عبد السلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری قرار پائے۔
اس کے علاوہ بہت سے مسلمان اس انجمن کے ممبر ہو چکے ہیں۔ یہانتک بعض بیرونجات کے مسلمان بھی۔

اس انجمن کے مقاصد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اخباروں رسالوں اور لیکچروں کے ذریعہ سے ہندوستان کے مسلمانوں کو خدمت اسلام پر آمادہ کرنا اور حفاظت قسم کیلئے شہر بشہر قصبہ بقصبہ میں اسلامی بیت المال اور ٹکٹ مطالعہ اور دار المناظرہ قایم کرانا۔

جس مقام پر مخالفین کی یورش ہو وہاں پہنچکر نہایت تہذیب و شائستگی کیساتھ انکے حملوں کو روکنا۔

۲۔ دولت برطانیہ کی نسبت وفاداری کے خیالات کو ملک میں پھیلانا اور مسلمانوں کو گورنمنٹ کے خلاف تمام تحریکوں سے علیحدہ رکھنا

ہر مکل اسلامی فرقوں کو اشاعت اسلام کے مشترک مقصد کیلیے ملکر کام کرنیکی دعوت دینا اور انہیں اس انجمن میں شریک کرنا

یہ انجمن خاموشی لیکن سرگرمی اور اخلاص کیساتھ کام کررہی ہے۔ اور بغیر اسکے کہ پیشہ ور واعظین کو بھرتی کرکے انکی سحانا نہ برداری پر مسلمانوں کا روپیہ برباد کیا جائے کام کا سلسلہ جاری رہے۔ تجویز یہ ہے کہ ایک خاص وقت تک اسی حیثیت سے کام کیا جائے۔ بشرطیکہ کوئی بیرونی چندہ قبول نہیں کیا گیا ہے اور نہ اسوقت تک جو کام ہوا ہے اسپر مسلمان پبلک کا کچھ صرف ہوا ہے۔ امید ہے کہ یہ انجمن موجودہ اس منزل کو طے کریگی۔ اسکے بعد اسکی زندگی کا دوسرا دور شروع ہوگا۔ اور کام کرنیوالونکی مزید تعداد شامل کیجائیگی۔ جنکے لیئے کام مخصوص اور کامیابی کے طریقے مخصوص ہونگے اور انہیں ایک سیدھی سڑک طیار موجود ملیگی۔ لیکن پیشہ ور واعظین کو قطعاً شریک نہ کیا جائیگا۔ کیونکہ اشاعت اسلام کی خدمت ہمیشہ بندگان خاص کا حصہ رہی ہے۔ اور دنیا میں بعیشی و راحت انہیں کے ذریعہ سے پھیلی۔ نہ ان لوگوں کے ذریعے سے جو دین کے نام پر دنیا کے روبرو دست سوال دراز کرتے ہیں۔ اور اسلام کی مفروضہ خدمت کی زیادہ سے زیادہ قیمت وصول کر لیتے ہیں یہ انجمن واعظین کو ہرگز مشتہرانہ تنخواہیں نہ دیگی بلکہ محض انکی ضروریات واجبی کا تکفل اپنے ذمہ لیگی اس قسم کے واعظین پیدا کرنیکی کوشش سے اس انجمن کو پوری ہمدردی ہے اور آیندہ خود اسکا اس کوشش میں معتدبہ حصہ ہوگا۔ ایک اور اہم اور ضروری کام جو یہ انجمن شروع کرچکی ہے یہ ہے کہ مختلف مقامات یا ایک ہی مقام پر بغرض واحد کے لیئے مسلمانوں کے جو علیحدہ علیحدہ کام جاری ہیں۔ انکو ملا کر ایک کردیں اور اشاعت اسلام کی جو انجمنیں قایم ہیں یا آیندہ قایم کیجاویں وہ سب ایک مرکز کے تحت میں داخل کیجاویں تا کہ ہیئت اجتماعی کیساتھ اس دینی خدمت کا سلسلہ جاری رہے اور اس قسمت متحدہ پر خدا کی برکتیں نازل ہوں۔ اس کام میں کچھ کامیابی بھی ہوئی ہے۔ اور دہلی کی ایک تبلیغی اور معزز انجمن اشاعۃ القرآن جیسا کہ قبل ازیں معزز ناظرین وکیل کو معلوم ہوچکا ہے از راہ ایثار نفس انجمن میں شامل ہوگئی ہے۔ اور ”دیانتدست کہ ان سجاوی“ پہلے سے خادم المسلمین میں شامل ہے۔ اگر دوسری انجمنوں نے وحدت اتحاد اسلام کو رد نہ کیا اور اس انجمن میں شریک ہونے سے ایک مرکز کی ماتحتی سے انہیں انکار ہوا تو عام قومی لٹریچر سے اس مشکل کو حل کیا جائیگا۔

پچھلے دنوں صاحب سکرٹری کے علاوہ جو ایک قومی خدمت کیوجہ سے عدیم الفرصت تھے۔ انجمن کے ان اراکین کو جنکے نام اوپر درج ہیں۔ ایک سخت کام کا موقعہ پیش آیا تھا۔ جہاں متعدد دیہات کے انکار گنہ ہوئے اور وہاں تبلیغ اسلام کے ایک طریقے کو جس کا خیال حکیم حاجی امجد علی صاحب کے ذہن میں پیدا ہوا تھا۔ آزمایا گیا۔ یہ طریقہ نہایت دلکش تھا اور جسقدر دلکش تھا اسی قدر مفید اور کارگر بھی ثابت ہوا۔ دیہات میں کام کرنیکی یہ تدبیر خاص آیندہ ہمیشہ اسی انجمن کا امتیاز رہیگی اس سے چند گھنٹے میں وہ نتیجے پیدا ہوسکتے ہیں۔ جو پیشہ ور واعظین کا پورا اسٹاف مدت میں بھی پیدا نہیں کرسکتا۔

ہرچند اراکین انجمن پسند نہیں کرتے کہ ان کی خدمات کو شہرت دیجائے۔ کیونکہ وہ دین کا کام محض رضائے الٰہی اور مغفرت کے لیئے کرنا چاہتے ہیں نہ تحسین اور شہرت یا کسی ذاتی غرض کے لیے مگر میں نے مسلمان پبلک کو اس انجمن سے روشناس کرنیکی غرض سے ضروری سمجھا۔ کہ اس انجمن کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کردوں۔

مسلمان فتنہ ارتداد کو معمولی چیز نہ سمجھیں۔ اور ہندوستان میں خدانخواستہ اسلام کا خاتمہ کرنے کے لیئے جو کوششیں جاری ہیں۔ انکے مقابلہ کو طیار ہو جائیں۔ تعصب و عناد کی جو آگ ملک میں بھڑکائی گئی ہے۔ وہ ... بظاہر آیندہ اور ترقی کریگی حضرات آپ ہرگز خیال نہ کیجیے۔ کہ آپ کا مٹھی بھر مناظروں کو مقابلہ ہے۔ بلکہ یاد رکھیے کہ ان لوگوں نے آپکے خلاف بیشمار افراد کی مخفی اور ظاہر مدد کو حاصل کرلیا ہے اور وہ وقت قریب آتا جاتا ہے کہ کھلم کھلا ہمکو اس قصور پر سزا دینے کی کوشش کیجائیگی کہ ہم کیوں سرکار انگریزی کے وفادار ہیں۔ ہمیں خود اپنی مدد کرنی چاہیے۔ اور آیندہ انقلاب سے اپنی ہستی کو بچانیکا انتظام کرنا چاہیے۔ اسوقت تک مخالفین کے ہاں کام کرنیوالوں کی تعداد محدود ہے جنکی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں نے ہمارے خلاف آگ سی لگادی ہے۔ آیندہ درسگاہوں سے انقلاب کی تعلیم حاصل کرکے گروہ کے گروہ نکلنے والے ہیں۔ اور زہریلے لٹریچر کی پرورش یافتہ تقریباً انکی تمام نسل مقابلہ پر صف آرا ہوگی۔ بندگان محترم! اس خوفناک مقابلہ کو طیار ہو جایئے کیونکہ ابھی قومیت وہاں قابل حساب ٹھہر چکی ہے۔ اور نہ صرف یہی

دہلی کی بڑائی

دہلی ہمیشہ پایہ تخت رہی ہے۔ ہندو کے زمانہ میں بھی اور مسلمانوں کے زمانہ میں بھی اس کی شکستہ عمارات کا ایک ایک پتھر تاریخی عظمت کا ایک ایک نشان ہے گو زمانہ میں اسکا رنگ الٹ دیا ہے لیکن کئی باتوں میں آج بھی ہندوستان کا یہ ایک ممتاز شہر ہے۔ یونانی طب کی راج دہانی ہونیکا فخر اسی کو نصیب ہے۔ اور اب تو یونانی ویدک مفرد اور مرکب سب جگہ سے اچھی یہیں ملتی ہیں اور دہلی کے ہندوستانی دواخانہ نے ملک میں بہت ہی جلد نام پیدا کر لیا ہے کیونکہ یہ ہی دواخانہ ہے۔ جسکا کوئی شخص خاص مالک نہیں اور جس سے مدرسہ و شفاخانہ زنانہ دہلی کے متعلق ہیں یہ یہی وجہ ہے۔ کہ تھوڑے نفع پر بالکل خالص اور اصلی یونانی اور ویدک ادویات دواخانہ فروخت کرتا ہے۔ پانچسو مرکبات اس میں طیار ہیں اور ہر مرض کی دوا اس میں موجود ہے۔ اس سے سمجھ لیجئے۔ کہ یہ کتنا بڑا کارخانہ ہے۔ ہندوستان کے سب سے بڑے حکیم جناب حاذق الملک اسکے سرپرست ہیں۔ اور انہوں نے بہ نظر رفاہ عام اپنے اور اپنے خاندان کے خاص مجربات اس دواخانہ کو دیئے ہیں۔ یہ دواخانہ کرشمے ظاہر کر رہا ہے۔ کوئی مرض ہو چاہے اپنا پورا حال لکھکر بھیجئے اور دوا منگایئے اور چاہے فہرست ادویات کو مفت منگا لیجئے۔ معتبر طبی امداد کے خواہشمندوں کے لئے اس دواخانہ کا نام روشنی ہے۔ اور یہ روشنی صحت اور شفا گھر میں پہنچا سکتی ہے خط کا کافی پتہ یہ ہے۔

مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی تار کا کافی پتہ **میڈیسنز دہلی**

پانچسو روپیہ سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچسو روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی۔ اور آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہو وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی۔ این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں کے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں۔ اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیاز مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا نہیں۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق کے ہے جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگرا سے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا بھی روح کا کام ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ)۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی۔ لاغری وغیرہ دور کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بناتا ہے اور پھر عمر بھر کسی اور دوا کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن چار روپے چار آنہ (للعہ)

حکیم محمد شریف آئی ڈی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام۔ لاہور سے طلب کریں +

ہارمونیم باجے! ہارمونیم باجے!!

قیمت نہایت ارزان

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے خاص اپنے کارخانہ کے ساختہ چاملدی و رسید ہیں مین سے لگے ہین وزن بہت ہلکا لکڑی مضبوط خوشنما پالش جو کہ نہایت مدت تک خراب نہ ہو منیز میں مشہور ولایتی کارخانہ کی بنی ہوئی لگائی جاتی ہین شرط واپسی اگر ناپسند ہو تو پہنچتے ہی بغیر استعمال کے واپس کر دیجئے۔ اور خراب نہ ہو جائے اڈر کے ہمراہ عہ فی باجہ پیشگی آنا چاہیے۔ اور نزدیک ترین ریلوے سٹیشن کا نام ضرور لکھ دینا چاہیے۔ ہم اس کا دعویٰ کرتے ہیں کہ نہایت عمدہ مال اتنی ارزان قیمت پر دوسرے تاجر کے ہاں نہیں ملیگا قیمتیں :- دستی ۳ اسٹاپ درجہ اول قیمت ... درجہ دوم ... معہ دستی ۴ اسٹاپ درجہ اول قیمت ... درجہ دوم ... ڈبل سرفولڈ ۸ اسٹاپ ہاتھ اور پاؤن سے بجایا جاتا ہے۔ قیمت درجہ اول ... درجہ دوم ... منجیر کل لولڈنگ ہارمونیم ۹ شاپ صرف پاؤن سے بجایا جاتا ہے قیمت نالیدار ... بغیر پاؤن کے ...

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

۳۳ فی صدی منافع - آج تک ... مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ حصہ داران کو تقسیم کیا ہے۔ مزید حصص کامیاب ہو سکتے ہیں اور فارم شمولیت و پراسپکٹس منسلکہ ذیل سے طلب کرو۔	چراغ ہارمونیم فی .... ۱۲/ راہبر ہارمونیم .... ۱۲/ ہارمونیم استاد مع کلید ہارمونیم ہر طبلہ سیکھنے کی کتاب ۵/	ایجنٹوں کی ضرورت :- ہم کو ہل از قسم باجے گراموفون بائیسکل سلائی ورائٹی مشینیں وغیرہ فروخت کرنیکے لیے ایجنٹوں کی ضرورت ہے یا کہ ۲ کا ٹکٹ بھیجکر قواعد مندرجہ ذیل پتہ سے طلب کرو۔

تمام درخواستیں ترسیل زر بنام منیجر مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور آنی چاہئیں!!

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزاروں لاکھوں نینتق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے ان کے بچوں کی تندرستی کو قوی کیا ہے وہ ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے مزے سے پیتے ہیں۔ وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کے لیے سب دوافروشوں کے ہاں موجود ہے۔ ہمیشہ اس نشان ماہی گیر ایمشن کو جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے۔ ہاتھ سے چھوڑا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینیوفیکچرنگ کیمسٹ لنڈن۔

الصدق ینجی والکذب یہلک

راستی موجب رضائے خدا است کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

کشتہ جریان

جریان ایک ایسی بلا ناگہانی دشمن جانی ہے۔ کہ کل لذات زندگی اس کی وجہ سے جاتی رہتی ہے۔ اسکے سبب سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہیں۔ مالیخولیا نسیان۔ مراق کمی خون دل کا دھڑکنا بدن کا دبلا پن استرخا خصیتین نقصان شہوت جماع درد کمر سر کا چکرانا۔ ہاتھ پاؤن کی سوزش غمگینی ناامیدی۔ کسل خوف وحشت۔ بیخوابی آواز میں ضعف بینائی کا کم ہونا کانوں میں آواز قبض ہضم کی خرابی وغیرہ اس جانستان مرض کے لیے ہم نے ایک کشتہ بہت محنت اور کوشش سے طیار کیا ہے جسکو بہت سے مریضوں نے آزمایا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے مفید پایا ہے۔ جو صاحب چاہیں ہم سے منگوا سکتے ہیں۔ بلحاظ فواید اور محنت کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر ایک فایدہ اٹھا سکے۔ قیمت فی تولہ ۱۲/ جو آدمی غریب ہو۔

خدا سے ڈر کر لکھے گا۔ کہ میں غریب ہوں اس کے ساتھ رعایت کی جاویگی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ مراقم۔

عبدالرحمٰن کاغانی احمدی قادیانی شفاخانہ خلیفۃ المسیح حکیم نورالدین صاحب ضلع گورداسپور۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمون کی تیز طراری مریضوں کی آہ زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الاماں۔ لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں۔ اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں ہی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے۔ جس کے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالےٰ فوراً دفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہ تھا۔ کہ ہم لکھاریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے۔ اول مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس عہ

طلاطلسمی ۔ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاطلسمی پر فائدہ اٹھاویں۔ اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ وہ اسکو پائے۔ قیمت چھ ماشہ (عما)

سرمہ سلیمانی ۔ آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانیوالا۔ قیمت فی تولہ ۸/

سنون دندان ۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴/

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ۔ ضلع دہلی

ایک قانون دان فلاسفر کے چند سوالات کے جوابات

(از حضرت خلیفۃ المسیحؑ)

سوالات ۱۔ کیا کوئی غیر مسلم فرمانروا اپنی مسلمان رعایا کے لیے وضع قانون کر سکتا ہے۔

۲۔ کیا کوئی غیر مسلم جج از روئے قانون اسلامی مسلمانوں کے مقدمات فیصل کر سکتا ہے؟ کیا تاریخ اسلامی میں کسی ایسے غیر مسلم جج کی نظیر موجود ہے۔ جو بحیثیت عہدہ مسلمانوں کے مقدمات فیصل کرتا ہو۔

۳۔ کیا مسلمان ہونے کے لیے شرح محمدی کی پابندی لازمی ہے؟ اگر ہے تو ان مسلمان قوموں کی نسبت کیا حکم ہے۔ جن کے معاملات زیادہ تر رواج سے فیصل پاتے ہیں اور جو خود اپنے آپکو رواج کا پابند ظاہر کرتی ہیں۔

۴۔ مسلمانوں کا ضابطہ تعزیری قریباً قریباً بالکل معطل ہے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر اسلامی ممالک میں بھی کیا اس ضابطہ کی پابندی ضروری ہے اگر ہے تو جو مسلمان اسکے پابند نہیں۔ خواہ اس وجہ سے کہ وہ کسی غیر مسلم بادشاہ کے محکوم ہیں جو اس ضابطہ کا پابند نہیں ہے؟ یا کسی اور وجہ سے ان کے اسلام کی نسبت کیا حکم ہے؟

جواب مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاکسار مختصر نویس ہے۔ پس میری کمزوری کو مدنظر رکھیں۔ اور قبل اس کے کہ میں اصل سوالوں کا جواب دوں۔ چند مختصر سے اصول عرض کرتا ہوں جو غالباً کسی اور ثبوت کے علاوہ مذکورہ ثبوت کے محتاج نہیں اگر ان میں کوئی قابل ہو تو بلا تردد آپ مجھے آگاہ کریں۔

۱۔ قرآن کریم ایک کافی کتاب ہے۔ اس کا ثبوت اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم

۲۔ قرآن مجید مشاہدہ و تجارب صحیحہ و عقل صحیح غیر مشوب بوہم و نقل صحیح اور فطرت سلیمہ کے خلاف (ثبوت۔ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ اور بار بار افلا یعقلون اور بار بار افلا تبصرون) ہرگز نہیں فرماتا۔

۳۔ قرآن شریف فرماتا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے اور بتدریج ترقی کرتا ہے۔ ثبوت فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون زادتھم ایماناً

۴۔ قرآن کریم مذاہب مختلفہ کو باہم اختلاف تباہ کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ قائم رکھنا چاہتا ہے۔ ثبوت (۱) لا اکراہ فی الدین (۲) افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین (۳) ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدی فلا تکونن من الجاھلین ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع وبیع وصلوات ومساجد ولیحکم اھل الانجیل بما انزل اللہ فیہ قالت الیھود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیھود علی شیء وھم یتلون الکتاب کذلک قال الذین لا یعلمون مثل قولھم۔ یہاں لا یعلمون قابل غور ہے۔

(۵) قرآن فساد فی الارض کو بہت ناپسند کرتا ہے واللہ لا یحب الفساد ثبوت ولا تعثوا فی الارض مفسدین ولا تفسدوا فی الارض قاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ جیسا کسی کا ظاہر ہے ایسا ہی باطن ہو دیندار پورا دیندار ہو سکے۔

ان قوانین کے لئے بطور اصل الاصول مختصر سامان قرآن کریم میں ہے۔ تفصیل کو اطاعت اولی الامر کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ اور اسی پر صحابہ سے لے کر آج تک عملدرآمد اسلامیوں کا ہے۔

ہر ایک مسلمان کے لیے اطاعت اللہ اور اطاعت الرسول و اطاعت اولی الامر ضروری اگر اولی الامر صریح مخالفہ فرمان الٰہی اور فرمان نبوی کی کرے تو بقدر برداشت مسلمان اپنی شخصی و ذاتی معاملات میں اولی الامر کا حکم نہ مانے یا اسکا ملک چھوڑ دے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ صاف نص ہے۔ اولی الامر میں حکام و سلطان اول ہیں۔ اور علماء و حکما دوم درجہ پر ہیں۔

میں نے سابق ذکر کیا ہے۔ کہ ایمان کا ادنیٰ مرتبہ اور اس کے اوپر ایمان قسم قسم کی ترقی کرتا ہے۔ اسلئے جو لوگ صرف لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور دل سے مانتے ہیں۔ وہ ایک حد کے مسلمان ہیں اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں وہ ان سے بڑھتے۔ اور جو زکوٰۃ و روزہ و حج کے بھی پابند ہوئے وہ اور بڑھے علیٰ ہذا اللہ تعالیٰ بھی علی المومن ہے۔ کیونکہ المومن المھیمن نص قرآنی ہے۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک بھی جبرائیل اور خلفائے راشدین اور تابعین اور آپ بھی کیا سب مساوی الایمان نہیں اور ہرگز نہیں ہاں افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض والوں کے لیے یہ سزا ہے۔ جیسے فرمایا من یفعل ذلک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب۔ آپ مسلمانوں کو دیکھو۔ لڑکیوں کے حصے نہ دیئے وہاں خلاف ورزی بر عذاب مہینا موجود ہے۔ اور یہاں ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لئے بھی وہی ضرورتیں ہیں۔ جو سارے جہان کے لیے قدرت نے رکھی ہیں۔ مسلمانوں کے لیے وہی سامان انجاح مرام کے لیے لابد ہیں جو تمام مخلوق کے لیے لابد ہیں الٰہی فضل کو کوئی اگر ایک شخص اکیلا رہ کر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ تو صرف وہی فضل لے سکتا ہے۔ جو اکیلے انسان کے لئے ہیں۔ مثلاً ایک شخص حسد طمع اور کسل کو اگر ترک کر دے تو تارک طمع و تارک حسد و تارک کسل کے لیے وہ صرف انعامات مل سکیں گے جو ان رذایل کے ترک کے لیے وابستہ ہیں۔

اگر تہجد گزار پابند صوم و صلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کرسکے تندرست بی بی حاصل نہ کرسکے اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے تو گو وہ صلوٰۃ و صوم و تہجد کا تارک ہو۔ ہر ایک قسم کے طمع حسد کسل کا مرتکب ہو اولاد سے متمتع ہوگا۔ اسی طرح برادری میں عزت و اکرام اور ملک کے اقوام میں اعزاز و احترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے۔ جو ان قواعد و احکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہوسکتی ہیں۔

کمترین من۔ ہزاروں امور قومی سلطنت قومی حکومت کیساتھ وابستہ ہیں جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم و صلوٰۃ سے پورے نہیں ہوسکتے۔

مثلاً یہ ۔۔۔۔۔۔ - چوری کی سزا - زانی کی سزا ڈاکہ مارنیوالے مرتد کی سزا وغیرہ یہ امور سلطنت کیساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا۔ تو اب کیا وضو کیوقت اسکا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ دار نہیں ہوسکتے۔ قرآن شریف میں اسکی نظیر آپ دیکھیں حضرت یوسفؑ نبی ہیں۔ ان کی اقتدا ہمیں کرنا ہے۔ ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان لیاخذ اخاہُ فی دین الملک یہاں صرف ذکر ہے۔ کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کرسکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے۔

پس کیا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیس مین کو کسطرح پابندی قوانین گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت کیوقت احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں یہ تکلیف ما لا یطاق ہے۔ ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن شریف و احادیث صحیحہ یا فتوے ائمہ کے خلاف کرے تو اس کے لئے وہی احکام ہیں جو سلطان ترک اور خلیفہ عباسیہ اور امیر ہسپانیہ کے لئے ترک حج اور ایک مولوی صاحب کے ترک زکوٰۃ اور عامہ اہل اسلام خصوصاً فقراء اہل تکیہ کے لیئے ترک صوم صلوٰۃ یا عام نوجوانان گورنمنٹ گریجوایٹ کی بیبا کی کے احکام ہیں۔ بلکہ یوں کہیئے کہ من قتل مومناً متعمداً فجزاؤہ جہنم اور قتل المومنین کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضیٰ اور بہادران امیر معاویہ کیلئے فتوے ہوسکتا ہے۔

۷ - قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اسکے تواتر سے ہمنے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا ایسا ہی اسکے خلاف کو ہم بُرا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے۔ کہ غیر مسلم فرمانروائے مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے۔ پس اسکو اپنی رعایا کے لیئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا ے قانون بناسکتے کیا بناتے ہیں۔ یہ واقع و مشاہدہ اسکو کون باطل کرسکتا ہے۔ بہیر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کرکے حبشی بل مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے۔ کبھی نہ کہا کہ ہمارے لیئے آپ کے قواعد کی پابندی ضروری نہیں وہ صحابہ کرام اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس رہے۔ قوانین شہر کے رو سے صدہا بُت مکہ میں تھے۔ اور آپ وہاں وحدہٗ لاشریک کی عبادت باہمہ موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی جو آپ کے بالکل خلاف تھے آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آگئے تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجروں سے ایکنے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہوگیا۔ مگر ان مسلمانوں نے اسکو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل سر ہجرت کا یہی ہے۔ کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں۔ اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت اس مسلمانوں کو رہنا چاہیئے۔ اس کے لیئے سبق اعتقاد کرتے ہیں کہ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں۔ جیسے کہ مکہ میں کیئے گئے تو ان کے لیئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کرکے ہجرت کرنا ہوگا۔ یہی طریق انبیاء کا ہے۔ جن کی اقتدار کا پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ارشاد ہوا فبہداہم اقتدہ۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم یہی آخری علاج تکالیف کا ہے۔ نہ غدر بلکہ اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲ - غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے تو بھی جائز ہے۔ اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں حضرت یوسفؑ جیسی ہستی بضرورت بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا۔ جس کے ماتحت بھیجے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الی ربک فسئلہ ما بال النسوۃ التی قطعن ایدیہن ان ربی بکیدہن علیم۔

۳ - شرع محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام نبوی فیصلے خلفائے راشدینؓ و صحابہؓ کے تعامل بلکہ ائمہ دین مثلاً ابو حنیفہ ابو یوسف محمد زفر حسن وغیرہ کے فیصلہ ہا کا آپ غور کریں۔ فتاویٰ عالمگیری تفصیل بلکہ ہدایہ کے مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب وہاں یکے از ہزار بھی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور ریاست مدینہ کے قواعد

کوچھاپا جاوے تو غالباً سارا کا سارا عرف پر مبنی ہے
اور فوجی قوانین پر تو خاص کتاب سلمانوں کی میری نہیں
دیکھی ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن
وحدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو اور ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ
شافعی مالک احمد حنبل بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ
نہ ہوگا ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں
آزادی وقتی ضرورت عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سرپرستانِ الحکم توجہ فرمائیں

الحکم کے متعلق میں نہایت صاف اور سیدھے سادے الفاظ میں سرپرستان الحکم کی خدمت میں چند باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ایسے قلوب نکلیں گے جو اس عزیز آرگن کی آواز پر لبیک کہنے کو آمادہ ہونگے یہی امید محرک ہوئی ہے کہ میں اپنے سرپرستان الحکم کو توجہ دلاؤں۔

کارخانہ الحکم میں مشین پریس اس غرض سے جاری کیا گیا تھا۔ کہ اخبار کی بوقت اشاعت کیلئے مفید ہو اور یہی خیال تھا کہ قوم کو ایک روزانہ اخبار کی ضرورت ہے۔ اور اسکے پورا کرنے کیلئے اگر الحکم کو قدم اٹھانا پڑے تو سوائے مشین کے کام نہ چلیگا۔ اسکے علاوہ سلسلہ کی ضروریات چھپائی کو پورا کرنیکے لئے بھی ایک سبیل تھی۔ مگر

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

یہ تجویز مفید ہونے کی بجائے سخت مضر اور نقصان رساں ثابت ہوئی۔ ایسے کام ہمیشہ قومی سرپرستی اور اعانت سے چلا کرتے ہیں۔ نہ کسی شخص واحد کے سر پر۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کارخانہ الحکم سخت مالی مشکلات اور ابتلاؤں کا نشانہ ہوا۔ اسی اثنا میں مجھے بعض اسلامی ضروریات اور خدمات دارالامان کو باہر لیجانیکا موجب ہوئیں۔ اور میری غیر حاضری میں اخبار کی بروقت اشاعت پر اثر پڑا۔ اور یہ

سمند ناز پر ایک اور تازیانہ ہوا

والا معاملہ ہوگیا اخبار کا زندہ رہنا اگرچہ اللہ تعالیٰ کے ہی فضل پر موقوف ہے۔ مگر میرا اپنا ایمان ہو اور واقعات اور تجربہ انشاء اللہ اسکی شہادت دیگا کہ الحکم خدا ہی کے فضل کو زندہ رہا ہے۔ اور زندہ رہیگا۔ وہ ابتلاؤں اور مشکلات کا تو عادی اور خوگر ہوا ہے۔ اپنی اشاعت کے دن ہی سے جن مصیبتوں اور مشکلات میں سے وہ گذرا ہے وہ اسکی زندگی کا ایک اعجازی حصہ ہے اسلیئے وہ کبھی ایسے مشکلات سے گھبراتا تو نہیں۔ مگر انکو اپنے راستہ سے دور کرنیکی کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ اسلیئے میں اپنے ناظرین کیخدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ اس کی امداد کے لیئے ہاتھ بڑھائیں میں اس قسم کی امداد کے لیئے دست سوال دراز کرنا نہیں چاہتا جیسے پہلے کبھی میں سید صادق حسین صاحب کی درخواست امداد کو شکریہ سے نامنظور کرچکا ہوں بلکہ میں دو قسم کی امداد چاہتا ہوں۔

اول الحکم کی توسیع اشاعت سے **دوم** کارخانہ الحکم کی کتب کی اشاعت خصوصاً ترجمۃ القرآن کے خریداروں کی حلقہ کی وسعت سے۔

امر اول کے لئے کہا جاسکتا ہے۔ کہ **توسیع اشاعت** الحکم کی باقاعدہ اشاعت پر موقوف ہے۔ کیونکہ یہی ایک نقص ہے۔ جو کسیکو اسکے اشاعت کے معاملہ میں مانع ہو سکتا ہے۔ والا میں خدا تعالیٰ کے اس فضل کا تحدیث بالنعمۃ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ الحکم کے قلم اور ترتیب کی کشش اور جذب ہی کا اثر ہے۔ جو ابتک وہ اپنے خریداروں کے حلقہ کو قائم رکھ سکا ہے۔ مگر میں اسکے متعلق یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اسکی بروقت اشاعت کی راہ میں اگر کوئی امر روک ہو جاتا ہے۔ تو وہ وہی نقصانات اور خسارہ ہیں۔ جو بوجہ مشین ایک معقول صورت میں کارخانہ پر بوجھ ہیں جب تک اس بوجھ سے مخلصی نہ ہو اخباری ضروریات کے انصرام میں دقتیں رہیں گی۔ اسلیئے خریداران کا دائرہ وسیع ہونا ضروری ہے۔ اگر ایکسال تک الحکم کے **ایک سو ناظرین** بالاوسط مہینے میں ایک خریدار بہم پہنچانا اپنا فرض سمجھ لیں تو انشاء اللہ العزیز ایک ہی سال کے اندر الحکم اپنی مشکلات کو خدا کے فضل سے چیر کر نکل سکتا ہے۔

اور صورت دوم میں ہر ایک خریدار کم از کم دس روپیہ کی کتابیں کارخانہ الحکم سے فروخت کرادے یا خود خرید لے۔ تو بھی یہ ساری دقتیں اٹھ جاتی ہیں۔

ان سب کے سوا اگر سو ایسے اشخاص ہی پیدا ہو جائیں جن میں سے ہر ایک ترجمۃ القرآن کے جسکے پانچ پارے شائع ہو چکے ہیں پانچ پانچ مستقل خریدار پیدا کر دے جو چھپے پارے بھی خرید لے تو یہ کوئی بڑا کام نہیں۔ اس سے

بیک کرشمہ دو کار بلکہ سہ کار

الحکم کی مشکلات بھی انشاء اللہ دور ہو جائیں گی اور ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں بھی مدد ہوگی اور یہ **خدمت قرآن** مزید برآں وہ قوم جو حق شناسی کی روح اپنے اندر رکھتی ہے۔ کیا الحکم کیلئے ایسے آدمی مہیا نہ کرسکے گی۔ جو اپنے خادم قدیم الحکم کی اعانت اور اشاعت ترجمۃ القرآن کے خیال سے متاثر ہو کر اپنا فرض سمجھ لینگے کہ ان میں سے ہر واحد کم از کم پانچ پانچ خریدار ترجمۃ القرآن کے لیئے پیدا کرنے ہیں سو آدمیوں کی تعداد بڑی تعداد نہیں جو اپنی پانچ مخلص دوستوں کا حلقہ بھی نہ رکھتے ہوں جو انکے کہنے سے قرآن مجید جیسی نعمت عظمیٰ کے خریدار ہو جاویں۔ میں نے اس مضمون میں دردناک الفاظ کے ذریعہ آپکے جذبات کو اپیل کرنا نہیں چاہا بلکہ سادگی سے اس معاملہ کو آپکے ایمان کے تقاضے کے سپرد کردیا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات الفاظ کی قوت اور تحریر کے موثر طریق اور جذبے انسان متاثر ہو کر ایک کام کرتا ہے۔ جس میں اخلاص نہیں ہوتا اسلیئے میں فقط آپکے اخلاص اور ایمان سے اپیل کرنا چاہتا ہوں آپکا **قومی خادم** آپکی اعانت چاہتا ہے۔ اسے سینکڑوں نہیں ہزاروں روپیہ کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح پوری ہوسکتی ہے۔ کہ آپ متفق ہو کر اسکے لیئے اٹھیں۔ اور میری مندرجہ بالا تجویز میں سے جسپر عمل کرنا آپکے لئے سہل ہو آپ اسے اختیار کرلیں۔

میں ہر اشاعت میں ایسے بزرگوں کے نام انشاء اللہ شایع کرتا رہونگا۔ میں یہ بھی ظاہر کردینا چاہتا ہوں۔ کہ

اخیر دسمبر ۱۹۱۰ء تک سال نو کے انتظام کے لیئے کارخانہ الحکم میں کم از کم ایکہزار خالصۃً اخبار کی ضروریات کے لیئے آجانا چاہیئے۔ بالآخر میں پھر ۱۰۰ ایسے والنٹیروں کو چاہتا ہوں جو ترجمۃ القرآن کے لیئے پانچ پانچ خریدار مہیا کریں اور الحکم کے لیئے بالاوسط ایک خریدار ماہوار مبارک ہوگا وہ نام جو سب سے پہلے اس فہرست میں آئیگا۔ اسلیئے کہ وہ دوسروں کیلئے موجب تحریک اور الدال علی الخیر کفاعلہ ہوگا اے مقلب القلوب خدا تو آپ اس ضرورت کے لیئے دلوں میں تحریک پیدا کر کیونکہ کوئی تحریک جبتک تیرے ہی اذن سے نیکی اور بھلائی کو فرشتہ لیکر نہ اٹھیں بامراد نہیں ہوسکتی وباللہ التوفیق

منشی سراج الدین صاحب مرحوم

۶ دسمبر ۱۹۰۹ء کے زمیندار کیساتھ مسٹر ظفر علیخان صاحب بی۔ اے کی طرف سے ایک ماتمی ضمیمہ شایع ہوا تھا جس کے ذریعہ جناب منشی سراج الدین صاحب اڈیٹر زمیندار کی خبر وفات پہونچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک تجربہ کار اور مضمون رس اہل قلم تھے محکمہ ڈاکخانہ سے پنشن لیکر قومی خدمت کے لئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کی چونکہ خود زمیندار تھے اسلیئے زمینداروں کی حمایت اور اصلاح کے خیال سے زمیندار نام اخبار جاری کیا۔ باوجودیکہ زمینداران کی طرف سے اس معزز اور قابل قدر اخبار کی پوری قدر نہ ہوئی۔ مگر مرحوم نے بہت سی زیر باریاں برداشت کر کے بھی اسے جاری رکھا اور زمینداروں کی بہبودی اور بھلائی کے خیال سے زمیندار کانفرنس کی بھی بنیاد رکھی۔ زراعت پیشہ گروہ کی جو خدمات منشی صاحب نے کی ہیں۔ وہ بے نظیر ہیں اور زمینداروں کی گردن پر انکا بیحد احسان ہے۔

منشی صاحب اگرچہ مذہبی نکتہ خیال سے ہمارے ساتھ اختلاف رکھتے تھے۔ مگر انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اگر کبھی کچھ لکھا تو نہایت متانت اور ادب سے لکھا انکی بے تعصبی اور صلح کل پولیسی کے آریہ اخبار بھی معترف ہیں۔ بہرحال مرحوم ایک قابل قدر اور زیرک انسان ہونے کے علاوہ خدمت قوم کے لئے فدا شدہ تھے انہوں نے اخبار زمیندار کے زندہ رکھنے کی وصیت کی ہے۔ جس سے انکی حب قومی کا پتہ لگتا ہے۔ زمیندار قوم کا فرض ہے کہ وہ اخبار زمیندار کو بہترین پیمانہ پر لیجا کر مرحوم کی ایک مفید یادگار بناوے یہ بالکل سچ ہے کہ

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئے گی تمہیں میری وفا میرے بعد

اب دیکھا جائیگا کہ زمیندار مرحوم کی خدمات کی کیا قدر کرتے ہیں؟ میری دانست میں زمیندار اخبار اور زمیندار کانفرنس کی امداد اور قیام بہترین قدر ہو سکتی ہے۔ مرحوم کے صاحبزادہ مسٹر ظفر علیخان صاحب بی۔ اے امید ہے مرحوم کی وصیت کو نہایت قابلیت سے پورا کریں گے۔

موت کا زبردست ہاتھ چونکہ سب پر قابو یافتہ ہے۔ اسلیئے ایک واقعہ شدہ امر کے متعلق اب کیا کہا جا سکتا ہے بجز اسکے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کے دامن میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل زمیندار قوم کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین

دیسی عیسائیوں میں ایک سے زیادہ شادی کا سوال

آجکل ہندوستانی عیسائیوں کے حلقہ میں اس سوال پر بڑی شدومد سے بحث ہو رہی ہے کہ ان اشخاص کو مذہب عیسوی میں کیونکر داخل کیا جاوے جن کی مذہب ہنود یا مذہب اسلام کے بموجب ایک سے زیادہ بیویاں ہیں کیونکہ دین عیسوی ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک عورت کی موجودگی میں مرد دوسری شادی کرے اسی کے ساتھ یہ بھی سوال درپیش ہے کہ آیا چرچ عیسوی کو یہ مجاز حاصل ہے۔ کہ کسی شخص کو دین قبول کرنے سے منع کرے اگر وہ ہندو یا مسلمان ہے۔ اور ایک سے زیادہ بیویاں رکھتا ہے۔

ایک عیسائی پادری مسٹر آر لیونز نے اس مسئلہ پر ایک عیسائی رسالہ میں مدلل بحث کی ہے۔ آپنے اس مسئلہ کی تین خاص صورتیں قرار دی ہیں (۱) یا تو ایک سے زاید بیویاں رکھنے والے ہندو مسلمانوں کو مع انکی بیوی بچوں کے دین عیسوی میں داخل نہ کیا جاوے یا بلا بپتسمہ لئے ہوئے وہ مذہب عیسوی کے پیرو بنے رہیں (۲) یا انکو ایک بیوی کیساتھ بپتسمہ دیکر شامل کر لیا جاوے اور دوسری عورتوں کو علیحدہ کر دیا جاوے (۳) یا ان کو سب عورتوں کے ساتھ مذہب عیسوی میں داخل کر دیا جاوے۔ لیکن انکو چرچ کے انتظام میں شریک نہ کیا جاوے۔

حالت (۲) کے کئی حصے ہو گئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ بہت سی بیویوں میں سے صرف ایک بیوی کو مرد کیساتھ جس سے پہلے شادی ہوئی ہے بعض کا خیال ہے۔ کہ اس بیوی کو اسکے ساتھ رکھا جاوے جسکو وہ پسند کرے بعض کہتے ہیں کہ خارج شدہ عورتوں کی از سر نو شادی کر دیجاوے اور بعض کہتے ہیں کہ خاوند کے حین حیات میں خارج شدہ عورات کو منکوحہ تو خیال کیا جائے۔ اور ان کی دوسرے مردوں سے شادی نہ کی جائے لیکن انکو جملہ حقوق زوجیت سے محروم رکھا جائے چنانچہ مختلف گرجاؤں میں ان مختلف طریقوں پر عمل ہو رہا ہے۔ چرچ مشن سوسائٹی اسوقت تک بپتسمہ نہیں دیتی جب تک بجز ایک بی بی کے دیگر عورتیں علیحدہ نہیں کر دیجائیں۔ امریکن مشن اسوقت تک قبول نہیں کرتا جبتک اسکی بی بی اس کے ساتھ آنیکو رضامند نہ ہو۔ ڈیڑھ پر میتھوڈسٹ چرچ نے ایسے لوگوں کو داخل کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے لیکن بھولی بابا ہند کا لنڈن مشن انکو بلا روک ٹوک شامل کر لیتا ہے۔ ان اختلافات سے وہ ہندوستانی سوسائٹیاں سبق حاصل کر سکتی ہیں۔ جو جزوی معاملات میں مخالف ہو کر اصول سے منحرف ہو جاتی ہیں۔

اطلاع

بقایا داران کی طرف قیمت طلب پیکٹ ارسال ہو رہے ہیں۔ اور سال نو کی قیمتوں کی وصولی کیلئے بھی دی پی جا رہے ہیں احباب وصول فرما کر شکر گزاری کا موقعہ دیں۔

(یعقوب علی)

گوروکل کا ایک برہمچاری

آریہ سماج کے گوروکل واقعہ کانگڑی سے جو طالبعلم یا برہمچاری اپنا زمانہ تعلیم ختم کر کے نکلیں گے وہ ملک یا اہل ملک کے لیئے کیسے مفید ثابت ہونگے اسپر بحث کرنیکی حاجت نہیں لنڈن کے مشہور اور معزز اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے جو خیالات گوروکل کیمتعلق ظاہر کیئے ہیں وہ اخبار بین دنیا سے مخفی نہیں حال میں ایک وہاں کے برہمچاری اندر کے ایک مضمون کا ترجمہ اخبار پرکاش میں چھاپا گیا ہے جس میں برہمچاری مذکور کی غرض پنڈت دیانندجی کی شخصیت کو کوئی اعلیٰ درجہ دینا ہے۔ اگر وہ پنڈت صاحب کو اپنے اعتقاد کے موافق ایک عظیم الشان انسان ظاہر کرتا تو مجھے اسپر نوٹس لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر مضمون نویس طالب علم نے ضمناً حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو انسان کامل کہلانیکا ہرگز مستحق نہیں ہے یعنی

پنڈت دیانند صاحب

مجھے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ کہ کانگڑی کے گوروکل کے طلباء میں ایک ایسی خطرناک سپرٹ پیدا کرنیکی کوشش کیجا رہی ہے جو کسی صورت میں بھی اچھے پھل لانیوالی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں بار بار اس ذکر کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ کہ جنگل کے درندوں اور سانپوں کیساتھ ہماری صلح ہو سکتی ہے۔ مگر نہیں ہو سکتی تو آریہ سماج کیساتھ کیونکہ آریہ سماج نہایت ہی رنجیدہ اور دل آزار طریق پر تمام راستبازوں اور بہر راستبازوں کے سردار خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرتی ہے۔

وہ لنگوٹے بند انسان جو انسانیت کے اس حصے کو سمجھ نہیں سکتا۔ جس کا تعلق سوسائٹی سے ہے۔ وہ دنیا میں انسانیت کے اعلیٰ مقام پر کھڑے ہونے کی کیا قابلیت رکھ سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ درجہ کی پاکیزہ زندگی اور آپ کی صداقت کا معیار بہت بلند ہے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی انسان اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا۔ اور پنڈت دیانند صاحب تو ایک معمولی انسان کے مقابلہ میں بھی پورے نہیں اتر سکتے۔

وہ انسانی کمزوریوں کے ایسے نخچیر لاغر تھے۔ کہ ان کے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ جن لوگوں نے ان اشتہارات اور مضامین کو پڑھا ہے۔ جو پنڈت اندرمن نے باواجی کی حقیقت کھولنے کے لئے شایع کئے تھے۔ وہ میری ان باتوں کی تصدیق کرینگے اور اگر کوئی آریہ انکار کرے تو اسے میں یہ تماشا دکھلانیکو طیار ہوں۔

آریہ سماج کے سمجھدار اور ذی ہوش ممبر شیش محل میں بیٹھکر بغیر سمجھدار لونڈوں کے ہاتھ سے دوسروں پر پتھر پھنکواتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اگر کسی دوسرے نے پتھر مارا تو یہی نہیں ہوگا کہ تمہارا شیش محل چکنا چور ہو جائیگا بلکہ اسکے ساتھ تمہارا سر بھی ٹوٹ جائیگا لالہ منشی رام کو جو گوروکل کے چیف منیجر ہیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ان کے ناتجربہ کار بچے اہل اسلام کیساتھ اپنا پنجہ نہ ڈالیں ورنہ انکی نازک کلائیاں توڑ کر رکھدی جائینگی۔ اور آریہ سماج کے سرستہ راز بہلک ہو کر انکی رسوائی کا موجب ہونگے۔

میں نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہوں کہ پنڈت دیانند صاحب ایک اعلیٰ اخلاق کے انسان کے مقابلہ میں بھی پورے نہیں اتر سکتے۔ چہ جائیکہ وہ ایک کامل انسان کے مقابلہ کے لیئے لائے جاویں۔

گوروکل کے طالب علم اندر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر حملہ کرتے ہوئے نہایت شوخی سے کام لیا ہے باوجودیکہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف کو کبھی نہیں پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کا معیار قرآن مجید ہے۔ اور اس معیار پر پورا اترنا ہر انسان کا کام نہیں ہے۔

میں انشاءاللہ العزیز پھر کسی وقت .... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف پر ایک مستقل رسالہ شایع کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں اس میں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے دکھاؤنگا۔ کہ حضرت سرور کائنات کی زندگی کیسی اعلیٰ درجہ کی پاکیزہ زندگی ہے جو دنیا میں نوع انسان کیلئے کامل رہنما ہو سکتی ہے۔ اور اگلی اشاعت میں کوشش کیجائیگی کہ گوروکل کے طالبعلم کے جواب میں تعلیم الاسلام کے کسی طالبعلم کا مضمون چھاپدیا جاوے وباللہ التوفیق۔

تقریب عید الضحیٰ

الحکم کا یہ نمبر غالباً ایسے وقت میں ناظرین کے پاس پہونچیگا جبکہ وہ عید کے لئے طیار ہونگے۔ اسلئے اسوقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاتا کہ وہ اس تقریب پر اپنی قومی درسگاہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو نہ بھولیں قربانی کی کھالیں اور عید فنڈ کا روپیہ جمع کیا جاوے تو میں امید کرتا ہوں کہ بہت بڑا سرمایہ جمع ہو جاوے مگر سب توفیقیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔

۲۸-واں پارہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۸ واں پارہ بھی شایع ہو گیا۔ اور ۲۹ واں لکھا جا رہا ہے قرآن مجید کی اشاعت کے عاشق اگر اس راہ میں میری مدد کریں۔ تو یہ کام زیادہ ستعدی سے ہو سکتا ہے اسلیئے کہ یہ کام روپیہ کا ہے اور یہ میرے پاس نہیں تاہم خدا کا شکر ہے۔ کہ اس بے زری میں بھی اسنے مجھے توفیق دی کہ میں پانچ پارے ترجمہ کے شایع کر سکا جس کے ساتھ تفسیر بھی ہے۔ وللہ الحمد

(یعقوب علی)

مختصر نوٹ

وفاداری کی انجمنیں

جب کہ ملک کے مختلف حصوں میں بدقسمتی سے سڈیشن کے کیڑے پھیل رہے ہیں اور ناعاقبت اندیش نوجوان لونڈے اپنی عزت اور شہرت کا ذریعہ اسی کو قرار دیتے ہیں کہ چند الٹی سیدھی سطریں لکھکر شائع کر دیں۔ اور نوجوانوں کے خیالات کو بگاڑنا شروع کر دیں تو ایسی حالت میں ملک اور اہل ملک کیسی خواہ ہو نکا یہ پہلا فرض ہے۔ کہ وہ اس زہر کو روکیں۔ اور ملک اور قوم کو ان بد نتائج سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں جو ایسی بد اعمالیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس مقصد کو مد نظر رکھکر بعض محبان ملک نے ایسی انجمنوں کی بنیاد رکھی ہے۔ جو گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات کو مستحکم کریگی۔ اور پولیٹیکل جرائم کی سراغرسانی میں مدد دیگی۔ ایسی انجمنیں ملک کے ہر ایک حصہ میں ذمہ دار اور با اثر لوگوں کے ذریعہ قائم ہونی چاہئیں اور امید کیجاتی ہے۔ کہ ایسی انجمنیں حاکم و محکوم کے تعلقات کو مضبوط کرنیکا ذریعہ ہو سکیں گی۔

پشاور کا اسلامیہ کالج

پشاور میں اسلامیہ کالج کی تحریک ہو رہی ہے۔ تعلیم جس قدر عام ہو مفید اور نفع رساں ہے۔ مگر اہلحدیث پشاور میں اسلامیہ کالج کا قیام دینی اور دنیوی تجربے مسلمانوں کیلئے اور گورنمنٹ کے واسطے بھی مضر بتایا ہے اور انگریزی تعلیم کے برے اثروں میں بنگال کی مثال پیش کرتا ہے۔ میں اس رائے کو نہایت سقیم اور قابل نفرت سمجھتا ہوں۔ اگر محض انگریزی تعلیم ہی گورنمنٹ کے خلاف اکسانے کے جراثیم اپنے اندر رکھتی ہے۔ تو پھر اسلامیہ کالج لاہور اور علی گڈہ بھی بقول مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب بند کر دینے چاہئیں۔ تاکہ وہاں سے بھی کوئی باغی جماعت پیدا نہ ہو جاوے اور ہندوستان میں جسقدر کالج اور مدرسے انگیزی میں اکیدم اجاڑ دینے ضروری ہونگے۔ مگر میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ محض انگریزی تعلیم میں یہ اثر اور قوت نہیں۔ کہ وہ بغاوت کے کیڑے پیدا کر دے بلکہ یہ تربیت اور ارد گرد کے اسباب کی تاثیرات کا نتیجہ ہے۔

مسلمان اپنی ہستی کے لئے ہندوستان میں گورنمنٹ انگلشیہ کے وجود کو ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کے کالجوں اور تعلیم گاہوں میں جس اصول پر تعلیم دی جا رہی ہے۔ وہ گورنمنٹ کی سچی فرمانبرداری اور اطاعت ہے۔ اسلئے انگریزی تعلیم سے اس قسم کا خطرہ ظاہر کرنا قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ پھر دوسرا خطرہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ پیدا ہوا ہے۔ کہ اسلامیہ کالج لاہور کو نقصان پہنچیگا یہ بھی ایک وہمی بات ہے۔ تعلیم کو مسلمانوں میں عام کرنیکے لئے جسقدر کالج ہوں۔ تھوڑے ہیں۔ خصوصاً سرحدی طالبعلموں میں تعلیم کو عام کرنیکے لئے ایک اسلامیہ کالج کی زبردست ضرورت ہے پھر ایک اور خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں کی طرح سرحدی تعلیم یافتہ نماز روزہ سے بے پرواہ ہو جائینگے یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ اور خواہ مخواہ تعلیمیافتہ لوگوں کی طرف سے بدظنی کیگئی ہے۔ میں انہیں تہجد خوان انگریزی خوان دکھا سکتا ہوں اس معاملہ میں تربیت کا اثر ہے۔ جہاں مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم اور تربیت کا خیال رکھا جاتا ہے اور مذہبی اصولوں سے انہیں آگاہ کیا جاتا ہے۔ وہاں ایسی خرابیاں پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ اسلئے ہی اسلامیہ کالج ہی مفید ہو سکتے ہیں۔ جہاں مذہبی تعلیم بھی ہوگی۔ ان اسباب کے بنا پر میں معزز ہمعصر افغان کی زور سے تائید کرتا ہوں کہ سرحدی قبائل میں تعلیم کو عام کرنا بہت ہی مفید ہوگا اور پشاور کا اسلامیہ کالج ایسے مقاصد کے لئے بہترین تعلیمگاہ بنانیکی کوشش کیجاویگی۔

مسلمانوں کے خلاف غلط بیانیاں

بعض ہندو اخبارات نے یہ اپنا فرض سمجھ لیا ہے کہ جہانتک ان سے ممکن ہو وہ مسلمانوں کے خلاف غلط بیانیاں کرکے عام لوگوں میں بدظنی پیدا کریں۔ یا کم از کم ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف اکسائیں اور تکلیف دہی پر آمادہ کریں۔ یہ طریق بابرکت نہیں ہو سکتا۔ اسکے جواب میں مسلمان اخبار اگر کچھ لکھتے ہیں تو پھر انکا نام گالیاں رکھ لیا جاتا ہے ہندو اخباروں کے نزدیک مسلمانوں کا سب سے بڑا جرم یہی ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ کے خلاف غداری کیوں نہیں کرتے؟ کیوں وفاداری سے کام لیتے ہیں کیوں شورشوں میں شریک نہیں ہوتے۔ کیوں اپنے حقوق ہندوؤں کے بالمقابل ظاہر کرتے ہیں مگر میں مسلمانوں کو یہ مشورہ دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ وہ ایسی باتوں کی پرواہ نہ کریں۔ اور اپنے فرض کو ترک نہ کریں ہندو اخبارات اپنے رویہ کو بدل لیں اور اس پولیسی کو جو انہوں نے مسلمانوں کے خلاف اختیار کر رکھی ہے چھوڑ دیں۔ بلکہ جہانتک ہو سکے۔ ہندو مسلمانوں کے درمیان رشتہ اتحاد کو قائم کرنیکی کوشش کریں۔ اور اگر وہ اپنے اس رویہ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تو پھر مسلمان اخبار نویس جب جواب دیتے ہیں۔ تو کیوں بگڑتے ہیں وہ اپنے شیش محل کو بچانا چاہتے ہیں تو مسلمانوں پر پتھر نہ پھینکیں۔

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ خداتعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے کام میں مصروف ہیں جو جماعت کی تربیت اور اسلام کی حمایت و نصرت ہے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود و مغفور کا خاندان خدا کے فضل کے نیچے ہے۔

۳۔ اس مہینے کے آخر میں لاہور میں لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع ہوگا اور اس میں انشاء اللہ العزیز ان مضامین پر لیکچر دیئے جاوینگے جیسے پہلے دنوں عیسائی صاحبان کی طرف سے مشن کالج میں دیئے گئے۔ اسوقت تک کوئی پروگرام تجویز نہیں ہوا۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ ان لیکچروں کا سلسلہ شاید ۳۰۔ دسمبر سے شروع ہو کر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء تک رہیگا۔ اسلئے کہ دسمبر کے آخری دنوں میں انجمن احمدیہ اسلامیہ لکیٹ جلسہ کرنی چاہتی ہے۔ اور دو دن اسکے لئے مطلوب ہونگے۔ غالباً ۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۰۹ء کو وہاں جلسہ ہو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجازت دیدی ہے۔

۴۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ۲۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء سے تعطیلات عید الضحیٰ اور کرسمس کے لئے بند کیا گیا۔ اکثر بورڈر اور بعض اوستاد گھروں کو جا رہے ہیں۔ خدا حافظ

۵۔ ہفتہ زیر اشاعت میں خاطر خواہ بارش ہو گئی ہے جو بظاہر اسباب فصلوں کے لئے مفید بتائی جاتی ہے۔ خدا ایسا ہی کرے آمین۔

سلسلہ عالیہ کے متعلق نوٹ

لنگر مقروض ہے؟

دسمبر ۱۹۰۹ء کا رسالہ میگزین میرے سامنے ہے اور سب سے پہلے مینے حسب معمول اسکے آخری صفحہ کو پڑھا تو لنگرخانہ کی آمد و خرچ کے گوشوارہ مین لنگرخانہ اٹھ سو چوبیس روپیہ ساڑھے چار آنہ کا مقروض پایا احمدی قوم کے لیئے یہ امر شاید نہایت ہی ناگوارہ ہوگا. کہ وہ اس لنگر کی طرف کم توجہ کرے جو اس کے آقا اور محبوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کیا تہا اور وہ بھی حضرت باری عز اسمہ کے ارشاد کے نیچے لنگرخانہ کے اخراجات کی نسبت بہت بڑی توجہ بکار ہے۔ لنگرخانہ مین تو بہت سا روپیہ جمع رہنا چاہیئے۔ بجائے اسکے اگر وہ مقروض ہو تو یہ بہت افسوس کے قابل امر ہوگا۔ اصل بات یہی ہے اور میں غور کے اسی نتیجہ پر پہنچا ہون کہ بعض نئی تحریکین لنگر کی آمدنی میں روک ہو جاتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود مغفور کو بہی بارہا اس بات کا ذکر کرنیکی نوبت آتی تہی جسکو ہمارے اکثر احباب جانتے ہین۔ بہرحال لنگرخانہ کی طرف بہت جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ لنگرخانہ قرض کے بوجہ سے سبکدوش ہو جاوے۔

اشاعت اسلام

ایڈیٹر صاحب ریویو اطلاع دیتے ہین کہ ولایت مین لیکچر مہوتسو چھپ رہا ہے۔ اسپر جو تین سو روپیہ خرچ آئیگا اور پانچہزار کاپی طبع ہو جائے گی خدا کا شکر ہے کہ ٹریکٹ سیریز کے سلسلہ مین کام شروع ہو گیا ولایتی وفد کے متعلق بہی ریویو مین ایک لمبا آرٹیکل لکہا گیا ہے۔ جس میں ایڈیٹر الحکم کے ان مضامین پر اشارتاً رائے زنی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو اس نے ولایتی وفد پر لکہے تہے۔ اور اس میں انہوں نے اپنی کوٹہی کی بحث کو بہی داخل کر دیا میں اس کا جواب دینے کی ضرورت نہین سمجہتا۔ کیونکہ میں نے وہ اس غرض کے لیئے نہ لکہے تہے۔ بلکہ مینے یہ ظاہر کر دیا تہا۔ کہ میں ولایت کی کل دنیا مین اشاعت اسلام کا خواہشمند ہون یہ سوال روپیہ کا ہے۔ اور آدمیونکا پہلے سرمایہ جمع ہو پہر قابل آدمی کافی موجود ہون اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے ماتحت ایکے نہین بیسوں وفد نکلین "چشم ما روشن دل ما شاد"۔ یہہ سچ ہے کہ مبلغین کی ضروریات ہیں اور وہ بوجہ انسان ہونیکے کہانے پینے اور مکانات کے حاجت مند ہیں۔ مگر انہیں یہ بہی یاد رکہنا چاہیئے کہ حضرت اقدس نے فرمایا تہا کہ ہم کو ایسے آدمیونکی ضرورت ہے جو تنعم کے دلدادہ نہون بلکہ بعض اوقات جنگل کے پتوں پر بھی گزارہ کرلین۔ بہرحال اشاعت اسلام کے لیئے قوم کو معقول رقم جمع کرنی چاہیئے۔ مین نے ابہی ایک عیسائی مشنری کے حالات پڑہے ہیں۔ جو ایک لکڑی کی پرستش کرنیوالا اور مردہ کا پجاری ہے۔ اس شخص کا نام سٹوکس ہے۔ جس نے ریاضی کا اعلیٰ امتحان پاس کیا ہے۔ اور ہندوستان میں کوئی اسکا نظیر نہین وہ عیسائی مشنری ہے۔ اور صرف پانچ روپیہ ماہوار پر گزارہ کر رہا ہے۔ اسنے خود ایک جماعت ایسے لوگون کی طیار کی ہے۔ جو ایسی ہی سادہ زندگی بسر کرتے ہین۔ اور عملی طور پر انہوں نے دکہایا ہے۔ کہ انسان کے لیئے اسقدر قلیل روپیہ میں بہی گزارہ ممکن ہے۔ ہم نے خود حضرت خلیفۃ المسیح کو دیکہا ہے کہ وہ کس قسم کی سادہ زندگی بسر کرتے ہین۔ اس سے بہتر ہمارے پاس کیا نظیر ہو سکتی ہے۔ خود ہمارے محبوب آقا حضرت مغفور فرمایا کرتے تہے۔ کہ میں ایک ادہیلے میں گزارہ کر سکتا ہون۔ پس کیا ہم حق کو لیکر بہی اسکی اشاعت کے لئے سادہ زندگی بسر کرنے کو طیار نہین ہو سکتے۔ خدا کا فضل اور توفیق شامل حال نہ ہو تو کیونکر ممکن ہے۔ ہم خود لکہنے کو تو ایسی رائین پرزور الفاظ میں پیش کر سکتے ہین۔ مگر "گفتن و کردن قدمے فاصلہ دارد" دوسرون پر کیا بلکہ مجہے تو اپنے پر ہی افسوس آتا ہے۔ اسلئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ وہ میرے لیئے دعا کرین کہ مین ایسے جوش کو اپنے سینہ میں رکہتا ہوا عملی رنگ اختیار کرسکون۔ اور خدا تعالےٰ مجہے توفیق دے (آمین)

پٹیالہ سڈیشن کیس

ریاست پٹیالہ مین بدخواہی سرکار کا مقدمہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۰۹ء سے خاص عدالت میں شروع ہو گیا ہے۔ ریاست کی طرف سے مسٹر آرتھر گرے بامداد مسٹر بیسٹن جی دادا بہائی پیروکار تہے اور ۷۶ ملزمان کی طرف سے مسٹر روشن لال بیرسٹرایٹ لا لاہور اور لالہ بدری داس ایم۔ اے پلیڈر جالندہر ملزمان کی زیادہ تر تعداد کے خلاف ایک ایسوسی ایشن موسومہ آریہ سماج کے ممبر ہونیکا الزام ہے اور باقیون پر ایسوسی ایشن مذکورہ کے ممد و معاون ہونے کا ایسوسی ایشنز کے جلسوں مین باغیانہ مضامین پر بحث مباحثہ کا گمان ہے۔ اور الزام یہ ہے۔ کہ گذشتہ ۱۹۰۹ء میں برٹش انڈیا سے حکومت ملک معظم اٹہانے کی سازش کی ہے اور گورنمنٹ اور ہز ہائینس مہاراجہ کے خلاف بدگمانی پہیلائی اور گورنمنٹ اور مہاراجہ کی رعایا کے مختلف فرقون مین خیالات دشمنی بڑہلئے یا بڑہانے کی کوشش کی ہے۔ مختلف قسم کے بیانات افواہیں اور رپورٹیں شایع کی ہین۔ جس سے پبلک میں خوف اور گہبراہٹ پہیلی یا پہیلنے کی امید ہے۔ جس سے ممکن ہے۔ کہ پبلک ریاست کے خلاف جرم کرنے پر آمادہ ہو اسلیئے انپر دفعہ ۱۲۱ الف ۱۲۴ الف ۱۵۳ الف اور ۵۰۵ تعزیرات ہند کا جرم عاید ہوتا ہے۔ مقدمہ کے متعلق کسی قسم کی رائے زنی فضول ہے۔ البتہ مین اپنے آریہ معاصرین کو پہر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بلاوجہ مسٹر جان پال واربرٹن صاحب یا مہاراجہ صاحب بہادر پر حملہ نہ کرین۔ اس قسم کی شوخیوں سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مسٹر جان پال واربرٹن کے خلاف آریہ پبلک کو بہڑکانا خطرناک امر ہے۔ اسسے اندیشہ ہو

سکتا ہے کہ کوئی نادان اور کم عقل مسٹر جان پال وار برٹن پر حملہ کردے اور انکی زندگی کو خطرے میں ڈالدے حالانکہ مسٹر جان پال واربرٹن کو کسی آریہ سے دشمنی نہیں وہ تو نوع انسان کی جان مال اور آبرو کا اپنی پوزیشن کے لحاظ سے محافظ ہے۔ اسنے اگرچہ آریوں کو گرفتار کیا تو ایسے وجوہات رکھکر جو اسے نقض امن کا اندیشہ دلاتے تھے۔ نہ یہ کہ کسی متنفس سے اسکو دشمنی تھی بہرحال آریہ اخباروں کا مسٹر جان پال واربرٹن کے خلاف آریہ پبلک کو بھڑکانا کسی صورت میں درست نہیں ہے اور میں گورنمنٹ پنجاب کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اس قسم کی تحریریں جو پرکاش وغیرہ میں مسٹر واربرٹن کے خلاف نکل رہی ہیں۔ یہ اچھا نتیجہ پیدا کرنیوالی نہیں ہیں اسلیئے انکو روکنا چاہیئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا اعلان

جَزَاءُ الْاِحْسَانْ

سنا گیا ہے کہ پچھلے دنوں میں احمد آباد علاقہ بمبئی میں بعض غداروں نے حضور گورنر صاحب بہادر پر دو وار بم کے گولوں کے کئے۔ مگر خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ حضور وائسرائے اس حملہ سے بالکل محفوظ و مامون رہے۔ سخت افسوس کی بات ہے۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ کے اسقدر احسانات کو دیکھتے ہوئے بھی شریر لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ جن امن اور چین کے ہندوستان کے باشندے رہتے ہیں اگر اسکا مقابلہ اپنے ہم قوم بادشاہوں کے زمانہ بادشاہت سے بھی کریں تو بے اختیار گورنمنٹ کی تحسین کرنی پڑتی ہے۔ اگر اس قسم کا حملہ کرنیوالوں میں شکر گذاری کا مادہ ہو اور عقل سلیم رکھتے ہوں اور محسن کے احسانات کو سمجھ سکتے ہوں اور انکے دل درندوں اور جنگلی جانوروں کی طرح سخت نہ ہو گئے ہوں اور انسانی قوے اور اخلاق حسنہ کے صفات حسنہ مر نہ گئے ہوں اور چشم بینا اور گوش شنوا رکھتے ہوں تو کبھی بھی وہ ایسے فعل کے مرتکب نہیں ہو سکتے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بیجا جوش اور بے سبب غضب نے ان لوگوں کی آنکھیں بند کر دی ہیں اور یہ نہیں سمجھ سکتے کہ ان کے افعال انسانی اخلاق سے کسقدر گرے ہوئے ہیں۔ اور یہ انکی حرکتیں شرفا کی نظر میں کس قدر مذموم ہیں ہمارے حضرت مسیح موعود اجیٹیشن سے اپنی جماعت کو منع کرتے رہے۔ اور اپنی زندگی میں کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی کہ جس میں عام مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً گورنمنٹ کے خلاف آواز بلند کرنیوالی انجمنوں اور سوسائیٹوں کی شرکت سے باز رہنے کی تاکید نہ فرمائی ہو چنانچہ اس نصیحت کی وقعت اب آپ سے آپ ظاہر ہو رہی ہے۔ اور زمانہ پکار پکار کر شہادت دے رہا ہے۔ کہ اس خدا کے مامور کی زبان سے نکلا ہوا ہر ایک لفظ سچا اور درست ہے یہ ظلم وارداتیں جو بم کی یا ڈکیتیوں کی ہو رہی ہیں یہ سب اس نصیحت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے تو ہیں۔ اگر لوگ گورنمنٹ کی عزت اور وقعت کا خیال رکھتے اور ان ایجیٹیشنوں سے بچتے تو آج ہندوستان میں ایسے غدار نہ ہوتے لیکن بدبختی جب آتی ہے تو پہلے انسان کی آنکھیں بند کر دیتی ہے اور باوجود دیکھنے کے وہ اندھا ہو جاتا ہے۔ یہی حال آجکل ہندوستان میں بعض شریر لوگوں کا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ ان کے فعل مذموم ہیں وہ محسن کشی کر رہے ہیں وہ تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہے ہیں ہلاکت انکے لئے ہاتھ اٹھائے کھڑی ہے اور بدبختی ان کے انتظار میں ہے مگر یہ بھی اپنی چال کو سست نہیں کرتے ایسے لوگ جنگلی درندوں سے بھی زیادہ سخت دل ہیں کیونکہ وہ بھی اپنے محسن کا احسان مانتے ہیں چیتا اپنے رکھوالے کی رعایت کرتا ہے۔ اور کتا جب پاگل ہوتا ہے۔ تو اپنے گھر والوں کو نہیں کاٹتا مگر یہ لوگ کچھ ایسے اپنے آپ سے باہر ہوتے ہیں کہ لڑتے ہیں۔ تو کس سے ایسی محسن اور منعم گورنمنٹ سے کہ جس نے انکے عیش و آرام کے لیئے ہزاروں نہیں لاکھوں اسباب مہیا کئے ہیں قرآن شریف فرماتا ہے۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے جو شخص تم پر احسان کرے اسکا بدلہ احسان ہی اسے دو اور اس سے کبھی غداری نہ کرو بس یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت اقدس ہمیشہ اپنی جماعت کو گورنمنٹ کی وفاداری کی تعلیم دیتے رہے اور میں اس موقعہ پر اپنی جماعت کے کل احباب کو حضرت کے حکم کی طرف پھر توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ اس قسم کے باغی عنصر کو دبانے کی کوشش کریں گے۔ اور گورنمنٹ کا اس کام میں ہاتھ بٹائیں گے کیونکہ یہی ایک راہ ہے۔ جس سے وہ خدا اور رسول کو خوش کر سکتے ہیں پس جو ذرا بھی گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف کارروائی کرتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ ہماری اس محسن گورنمنٹ کو موجودہ اتشادن سے بچائے۔ اور اسکی طاقت کو مضبوط کرے اور اس کی فیض رسانی کو زیادہ کرے آمین یا رب العالمین۔ خاکسار میرزا محمود احمد

مدینہ منورہ میں صنعتی سکول

مدینہ منورہ میں ایک صنعتی سکول جاری ہوا ہے جس میں طالب علموں کو مفت تعلیم دیجائیگی فی الحقیقت اس وقت صنعتی تعلیم کی بہت بڑی ضرورت ہے۔